سے اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔

شامِ صحرا

از : حمید جالندھری

ملنے کا پتہ : مکتبۂ کارواں ۔ کچہری روڈ ۔ لاہور

کتابت، طباعت، کاغذ، جلد، سرورق، دیدہ زیب ۔ صفحات ۲۶۸، قیمت بارہ روپے

چودھری عبدالحمید یوں تو اہلِ علم میں بہت معروف ہیں، لیکن یہ کم لوگوں کو معلوم تھا کہ وہ درحقیقت حمید جالندھری ہیں اور اس دَور کے بہترین شاعر ہیں ۔ اب "شامِ صحرا" کے نام سے ان کا مجموعہ کلام شائع ہوا تو پتہ چلا کہ وہ شعر و شاعری کا کتنا پاکیزہ اور عمدہ ذوق رکھتے ہیں ۔ یہ شعر ان ہی کا ہے ۔ اور اندازہ کیجیے، کتنا اچھا شعر ہے :

سینے میں رازِ عشق چھپایا نہ جائے گا
یہ آگ وہ ہے جس کو دبایا نہ جائے گا

ایک جگہ کہتے ہیں :

آکے وہ مجھ خستہ جاں پر یوں کرم فرما گیا
کوئی دم بیٹھا دلِ ناشاد کو بہلا گیا
کون لا سکتا ہے تاب اس کے رخِ پُرنور کی
جس طرف سے ہو کے گزرا برق سی لہرا گیا

اس مجموعۂ کلام پر ملک کے مشہور اہلِ قلم میرزا ادیب نے ایک معلومات افزا مقدمہ سپردِ قلم کیا ہے، جس کے آخر میں وہ لکھتے ہیں :

"شامِ صحرا کے متعلق کم سے کم بات جو کہی جا سکتی ہے، وہ یہ ہے کہ یہ "شامِ صحرا" اپنے افکار کی ضیا افروزی کے لحاظ سے ایک ایسی صبحِ درخشاں کا روپ دکھا رہی ہے، جس کا دامن جلوہ ہائے رنگا رنگ سے لبریز ہے اور میں بڑی مسرت سے اس کا خیر مقدم کرتا ہوں "

امید ہے اہلِ ذوق، شامِ صحرا کے مطالعہ سے اپنے لیے مزید سامانِ ذوق فراہم کریں گے۔

(م ۔ ا ۔ ب)